بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم — چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۷ فتح ۱۳۴۵ ہش ۲۳ شعبان ۱۳۸۶ھ ۷ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۸۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی رُوحانی بیماریوں کو دُور کرنے کے لئے ہر طرح کی کوشش کرو

مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ

"ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے۔ تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نمازیں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔"

(بدر ۲ نومبر ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۶ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے:۔

"کل کی نسبت آج درد میں کوئی خاص افاقہ نہیں۔ دائیں پسلی اور اس کے ساتھ ساتھ پیٹ کے پٹھوں میں سوجن بھی ہے ضعف اور عام طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ البتہ کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار نہیں ہوا۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

—• محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ قادیان حسب پروگرام ۱۸؍۱۲؍۶۶ کو دعا کے ساتھ شروع ہو گیا۔ قافلہ پاکستان کے علاوہ ہندوستان کی مختلف احمدی جماعتوں سے ۲۲۰ اصحاب اور ممالک بیرون کے ۲۱ اصحاب شامل ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس جلسہ کو ہر جہت سے بابرکت بنائے اور شامل ہونے والوں کو روحانی انعامات سے نوازے آمین۔ (ناظر خدمت درویشان)

—• اللہ تعالیٰ نے مکرم منشی سردار محمد صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کو مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز یکشنبہ فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالح خادم دین اور بلند اقبال بنائے آمین۔

—• حضرت المصلح الموعود رضؓ کا ارشاد ہے!

"امانت فنڈ تحریک مساجد میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی" (افسر امانت تحریک جدید)

شکریہ اور درخواست دعا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میری لڑکی محمودہ بیگم کی علالت کے دوران میں احمدی بہن بھائیوں نے جس صدقِ دل سے ہمدردی اور دلی تعلق و محبت سے لبریز مزاج پرسی کے خطوط لکھے اور دعائیں کیں واقعی اس کا کما حقہ شکریہ بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ پھر ان کی صحت اور اپریشن کی کامیابی پر جس مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس کو دیکھ کر جذبات تشکر و امتنان سے دل و جان اس مولیٰ کریم پر قربان ہو جانے کو جھکتے ہیں جس نے اس پاک اور مبارک رشتہ اخوت میں ہم سب کو پرو دیا ہے کہ گویا ایک جان لاکھوں قالب ہیں ایک انگلی کو جیسے کوئی چوٹ پہنچے تو تمام جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہم ایک دوسرے کی کسی قسم کی بھی تکلیف دیکھ یا سنکر تڑپ اٹھتے ہیں اور اپنے بھائی بہن کا دکھ دور کرنے کے لئے دلی تڑپ سے اپنے مولیٰ کے حضور التجائیں کرتے ہیں گویا وہ دکھ ہمارا اپنا دکھ ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے اس کا احسان ہے کہ اس نے ایک مامور اس زمانہ میں بھیجا جو ہم کو ایک روحانی رشتہ میں منسلک کر گیا۔ خدا کرے یہ لڑی ہمیشہ مضبوط رہے۔ آمین سب (باقی صفحہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

رمضان المبارک کی اہمیت اور روزوں کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعض اہم ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں قرآن کریم کے ابتدائی دس پاروں کا دو دفعہ درس دیا۔ ایک دفعہ ۱۹۱۷ء کے رمضان المبارک میں اور دوسری دفعہ اگست ۱۹۳۰ء میں حضور کے ان دو درسوں میں رمضان المبارک کی برکات کا بھی ذکر ہے۔ چونکہ عنقریب رمضان المبارک کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس لئے حضور کے ارشادات کا وہ حصہ جن کا روزوں کی فرضیت اور ان کی برکات کے ساتھ تعلق ہے۔ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ احباب اس بابرکت مہینہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں۔

حضور نے آیت کریمہ یا ایہا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا میں

بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں

جو منفرد ہوتی ہیں۔ اکیلے انسان پر آتی ہیں اور وہ ان سے گھبراتا ہے شکوہ کرتا ہے کہ میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا یا

شکوہ کا اظہار کرتا ہے

تو لوگ اسے یہ کہہ کر تسلی دیا کرتے ہیں کہ میاں یہ دن سب پر آتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ امید نہیں کر سکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے مثلاً موت ہے۔ موت ہر انسان پر آتی ہے۔ دنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان بھی ایسا نہیں مل سکتا جو کہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھے موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئیگی چاہے چند دن پہلے آئے یا بعد میں۔ پس کما کتب علی الذین من قبلکم کہہ کر خدا تعالےٰ نے

مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ روزے ایسی نیکی۔ ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالےٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں۔ تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا۔ اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے۔ تو تم دوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم اسے کیا جانو۔ تم نے تو اس کا مزہ ہی نہیں چکھا۔ لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے گزر چکے ہیں۔ جو اس بوجھ کو اٹھا چکے ہیں۔ انہیں تم کیا جواب دو گے۔ لازماً مسلمانوں پر حجت انہی احکام میں ہو سکتی ہے۔ جو پہلی قوموں کو بھی دیئے گئے۔ اور انہوں نے ان احکام کو پورا کیا۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مسلمانو تم ہوشیار ہو جاؤ

ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں

اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پورا کیا تھا اگر تم اس حکم کو پورا کرنے میں سستی دکھاؤ گے۔ تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی اور کہیں گی کہ ہمیں بھی خدا تعالےٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا اور ہم نے اسے پورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ تو تم اس حکم کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے۔ غرض

مسلمانوں کی غیرت اور ہمت

بڑھانے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے۔ بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور ان قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پورا کیا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی شکل میں اختلاف تھا۔ اور وہ اختلاف آج تک نظر آتا ہے۔ پہلے اس قسم کے روزے ہوا کرتے تھے جنہیں وہ وصال کہتے ہیں کہ درمیان میں سحری نہ کھاتا اس قسم کے روزوں میں صرف

شام کے وقت روزہ کشائی

کی جاتی۔ اور دوسری سحری نہ کھا کر متواتر آٹھ پہر روزہ رکھا جاتا۔ کہیں ایسے روزے ہوتے کہ روزہ کشائی بھی نہ ہوتی۔ اور تین تین چار چار یا پانچ پانچ دن

متواتر روزہ رکھا جاتا

ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں۔ جن میں لوگوں کو ہلکی غذا کھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر ٹھوس غذاؤں سے منع کیا گیا ہے۔ جیسے ہندوؤں اور عیسائیوں میں روزے ہوتے ہیں۔

ہندوؤں کے روزوں کے متعلق تو عام طور پر مشہور ہے کہ ان کا روزہ صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ آگ پر پکی چیز نہیں کھاتے۔ اس کے علاوہ اگر وہ کئی سیر آم۔ کیلے۔ اور نارنگیاں کھا جائیں تو ان کے روزہ میں فرق نہیں آتا۔ روٹی اور سالن کو چھوڑ کر باقی جو چیز چاہیں کھا لیں۔ پھر

اس سے آسان روزے

رومن کیتھولک عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں۔ آخر انہوں نے بھی اپنی کسی مذہبی روایت کی بناء پر ہی یہ روزے رکھنے شروع کئے ہوں گے۔ یا کسی حواری سے کوئی بات پہنچی ہوگی۔ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ گوشت نہیں کھانا۔ اگر وہ آلو اُبال کر یا کدو کا بھرتہ بنا کر دس پندرہ روٹیاں اس کے ساتھ کھا لیں۔ تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر گوشت کی بوٹی ان کے معدے میں چلی جائے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

پس روزوں کے متعلق بھی

مختلف اقوام میں اختلافات

پائے جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے زمانہ میں ان احکام میں اللہ تعالےٰ کی حکمتیں بھی پوشیدہ ہوں گی۔ مثلاً جو قومیں کثرت سے گوشت کھانے والی ہوں وہ رفتہ رفتہ ان اخلاق سے محروم ہو جاتی ہیں۔ جو

سبزی کے استعمال کے نتیجہ میں

پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اخلاقی اصلاح کے لئے اور انہیں یہ بتانے کے لئے کہ سبزی بھی غذا میں ضروری ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دے دیا ہو۔ کہ ہفتہ میں کم از کم ایک دن تم پر ایسا آنا چاہیئے۔ جب تم گوشت نہ کھاؤ۔ تو یہ

نہایت پُر حکمت روزہ

ہو جاتا ہے۔ ہاں اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہماری غذا کے متعلق یہ ایک عام حکم دے دیا ہے کہ گوشت بھی کھاؤ اور سبزیاں بھی کھاؤ۔ آگ پر پکی ہوئی چیزیں بھی استعمال کرو اور جنہیں آگ نے نہ چھوا ہو ان کو بھی استعمال کرو۔

غرض ہماری غذا میں اللہ تعالےٰ نے

ہر قسم کی احتیاطیں

جمع کر دی ہیں۔ لیکن پہلی قوموں کے لئے ممکن ہے اس قسم کی احتیاطیں ناقابل برداشت پابندیاں ہوں۔ اور ان کے اخلاق کی اصلاح کے لئے اس قسم کے روزے تجویز کئے گئے ہوں۔ مثلاً وہ قومیں جو جنگی ہوتی ہیں۔ اور جن کا

شکار پر گزارہ

ہوتا ہے۔ وہ ایک عرصہ تک گوشت کھانے کی وجہ سے ایسے اخلاق سے عاری ہو جاتی ہیں۔ جو سبزی کھانے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم دے دیا گیا ہو۔ کہ وہ ہفتہ میں ایک دن گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ تو یقیناً یہ روزہ ان کے لئے بہت مفید تھا۔

بقیہ

پہلی قوموں میں روزے

تو تھے مگر شکل وہ نہ تھی جو اسلام میں ہے پس کما کتب علی الذین من قبلکم میں جو مشابہت پہلے لوگوں کے ساتھ بیان کی گئی ہے وہ کمیّت اور کیفیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف فرضیت کے لحاظ سے ہے۔ یعنی کما کتب سے یہ مُراد نہیں کہ وہ ویسے ہی روزے رکھتے تھے جیسے مسلمان رکھتے ہیں یا اتنے ہی روزے رکھتے تھے جتنے مسلمان رکھتے ہیں۔ بلکہ اس سے مُراد یہ ہے کہ ان پر بھی روزے فرض تھے اور تم پر بھی فرض کئے گئے ہیں گویا صرف فرضیت میں مشابہت ہے نہ کہ تفصیلات میں۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں روزہ کے ماتحت لکھا ہے

It would be difficult to name any religious system of any discription in which it is wholly unrecognised.

یعنی دنیا کا کوئی باقاعدہ مذہب ایسا نہیں جس میں روزہ کا حکم نہ ملتا ہو۔ بلکہ ہر مذہب میں

روزوں کا حکم

موجود ہے۔

(۱) چنانچہ اس بارہ میں سب سے پہلے ہم یہودی مذہب کو دیکھتے ہیں۔ تورات میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طُور پر گئے تو انہوں نے چالیس دن اور چالیس رات کا روزہ رکھا۔ اور ان ایام میں انہوں نے کچھ نہ کھایا نہ پیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

”سو وہ (یعنی موسیٰ) چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا“

(خروج باب ۳۴ آیت ۲۸)

اسی طرح احبار باب ۱۶ آیت ۲۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو ایک روزہ رکھنا یہود کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل ہمیشہ یہ روزے رکھتے رہے اور انبیاء بنی اسرائیل بھی اس کی تاکید کرتے رہے ہیں زبور میں حضرت داؤد فرماتے ہیں:۔

”میں نے تو ان کی بیماری میں جب وہ بیمار تھے ٹاٹ اوڑھا اور روزے رکھ رکھ کر اپنی جان کو دُکھ دیا“ (زبور باب ۳۵ آیت ۱۳)

یسعیاہ نبی فرماتے ہیں:۔

”دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مکے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے ہو کہ تمہاری آواز عالمِ بالا پر سُنی جائے“

(یسعیاہ باب ۵۸ آیت ۴)

دانی ایل فرماتے ہیں:۔

”میں نے خداوند خدا کی طرف رُخ کیا اور میں منت اور مناجات کر کے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اس کا طالب ہوا“

(دانی ایل باب ۹ آیت ۳)

یوایل نبی فرماتے ہیں:۔

”خداوند کا روزِ عظیم نہایت خوفناک ہے۔ کون اس کی برداشت کر سکتا ہے لیکن خداوند فرماتا ہے اب بھی پورے دل سے اور روزہ رکھ کر اور گریہ وزاری اور ماتم کرتے ہوئے میری طرف رجوع لاؤ اور اپنے کپڑوں کو نہیں بلکہ دلوں کو چاک کر کے خداوند اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو کیونکہ وہ رحیم و مہربان قہر میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے اور عذاب نازل کرنے سے باز رہتا ہے“

(یو۔ ایل باب ۲ آیت ۱۱ تا ۱۳)

یہودیت کے بعد

عیسائیت کو دیکھا جائے

تو اس میں بھی روزوں کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ حضرت مسیحؑ کے متعلق انجیل بتاتی ہے کہ انہوں نے چالیس دن اور چالیس رات کا روزہ رکھا۔ متی میں لکھا ہے:۔

”اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اسے بھوک لگی“

(متی باب ۴ آیت ۲)

اسی طرح حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو ہدایت دی کہ:۔

”جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ۔ کیونکہ وہ اپنا مُنہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تُو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا“

(متی باب ۶ آیت ۱۶ تا ۱۸)

اسی طرح ایک دفعہ جب حواری ایک بدرُوح کو نہ نکال سکے تو

”اس کے شاگردوں نے تنہائی میں اس سے پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے۔ اس نے کہا کہ یہ قسم دعا اور روزہ[1] کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی“

(مرقس باب ۹ آیت ۲۸، ۲۹)

بدروح نکالنا

حواریوں کی ایک اصطلاح

تھی وہ بیماریوں اور مختلف قسم کی خرابیوں کو دیو کہا کرتے تھے اور حضرت مسیح ناصریؑ کے پاس آکر درخواست کیا کرتے تھے کہ یہ دیو نکال دیں۔ ان کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ یہ بیماریاں یا خاص قسم کی دماغی خرابیاں دور کر دی جائیں۔ اسی قسم کے بعض بیمار تھے جن کا حضرت مسیح ناصریؑ نے علاج کیا اور وہ اچھے ہو گئے۔ اور جب ایک موقعہ پر حواری ایک بدروح کو نہ نکال سکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ دیو روزوں اور دعاؤں کے بغیر نہیں نکلتے یعنی کمالات روحانیہ کا حصول روزوں اور دعاؤں کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے لیکن

عجیب بات یہ ہے

کہ وہی مسیح ناصریؑ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ بڑی بڑی بیماریاں روزوں اور دعاؤں کے بغیر نہیں نکل سکتیں۔ انہی کی امت آج روزوں سے اتنی بے خبر ہے اور وہ اتنا کھاتے ہیں کہ شائد ایشیائی ہفتہ بھر میں بھی اتنا نہیں کھاتے جتنا وہ ایک دن میں کھا جاتے ہیں۔ پس انہوں نے روزہ کیا رکھنا ہے وہ تو روزوں کے قریب بھی نہیں جاتے۔ سال بھر میں صرف

---

[1] یہ آیت موجودہ اناجیل میں سے نکال دی گئی ہے۔

تین دن ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ روزہ رکھتے ہیں لیکن ہندوؤں کی طرح جیسے وہ روزہ میں صرف چولہے کی پکی ہوئی چیز نہیں کھاتے۔ مثلاً وہ پھلکا نہیں کھائیں گے لیکن دودھ دو دو سیر پی جائیں گے۔ عیسائی بھی صرف چند چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ باقی سب کچھ کھاتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ روزے ہو گئے حالانکہ حضرت مسیحؑ یہودیوں میں سے تھے اور

یہودیوں میں روزہ

بڑا مکمل ہوتا ہے۔ اور پھر حضرت مسیحؑ خود مانتے ہیں کہ کئی قسم کے دیو یعنی روحانی یا جسمانی بیماریاں ایسی ہیں جو روزہ رکھنے والے کی دعا سے دُور ہوتی ہیں۔ اس کے بغیر نہیں ہوتیں۔ یہودیت اور عیسائیت کے بعد ہندو مذہب کو دیکھا جائے تو ان میں بھی کئی قسم کے برت پائے جاتے ہیں اور ہر قسم کے برت کے متعلق الگ الگ شرائط اور قیود ہیں جن کا تفصیلی ذکر ان کی کتاب ”دھرم سندھو“ میں پایا جاتا ہے انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں بھی ہندو اور جین مت کے روزوں کا ذکر کیا گیا ہے اور زرتشتی مذہب کے متعلق بھی لکھا ہے کہ کنفیوشس نے اپنے پیروؤں کو روزے رکھنے کی تلقین کی تھی۔

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۹ زیر لفظ Fasting)

غرض

روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے

جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے اور تمام امتیں روزوں سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں بلکہ آجکل تو ایک نئی قسم کا روزہ نکل آیا ہے کہ اگر کسی سے جھگڑا ہوا تو کھانا پینا چھوڑ دیا۔ گاندھی جی نے انگریز کے مقابلہ میں اس قسم کے کئی مرن برت رکھے تھے۔ بہرحال

مذاہب کی ایک لمبی تاریخ

پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں تسلیم کی جاتی رہی ہے کہ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے بالکل نرالی ہے۔

اسلام میں روزوں کی یہ صورت

ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ

کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں اُن کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

روزہ کی یہ صورت ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔ پو پھٹنے سے پہلے وہ کھانا کھائے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غروب آفتاب پر روزہ افطار کر دے۔ صرف شام کو ہی کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنا ہماری شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

اس جگہ کما کتب علی الذین من قبلکم کے متعلق

ایک سوال پیدا ہوتا ہے

کہ صرف کسی قوم میں کسی رواج کا پایا جانا یا پہلوں میں کسی دستور کا ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ آئندہ نسلیں بھی ضرور اس کا لحاظ رکھیں۔ بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو پہلے لوگوں میں موجود تھیں لیکن در اصل وہ غلط تھیں۔ اور بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو آج لوگوں میں پائی جاتی ہیں حالانکہ وہ بھی غلط ہیں۔ پس محض اس وجہ سے کہ پہلی قومیں کوئی عبادت کرتی رہی ہیں، یہ نتیجہ نکالنا کہ آئندہ بھی وہ کی جائے صحیح نہیں۔ قرآن کریم نے اس اعتراض کے وزن کو قبول کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلی امتوں میں روزہ کا وجود اس کی فضیلت کی کوئی دلیل ہے بلکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں کہ تم پر یہ کوئی زائد بوجھ نہیں ڈالا گیا تھا۔ پس یہ

روزوں کی فضیلت

کی کوئی دلیل نہیں بلکہ روزوں کی اہمیت کی دلیل ہے۔ ... روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد پر لعلکم تتقون کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں ... لعلکم تتقون تاکہ تم بچ جاؤ۔ اس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں مثلاً ایک معنے تو یہ ہیں کہ ہم نے تم پر روزے فرض کئے ہیں تاکہ تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں۔ جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالے کو خوش کرتی رہی ہیں۔ اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم باقی قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقویٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا۔ غرض اگر

اسلام میں روزے

نہ ہوتے تو مسلمان دوسری قوموں کے سامنے ہدفِ ملامت بنے رہتے۔ عیسائی کہتے یہ بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے تو ہیں ہی نہیں جن سے قلوب کی صفائی ہوتی ہے۔ جن کے ساتھ روحانی ساکھ بیٹھتی ہے۔ جن کے ذریعہ انسان بدی سے بچتا ہے۔ یہودی کہتے کہ ہم نے سینکڑوں سال روزے رکھے لیکن مسلمانوں میں روزے نہیں۔ اسی طرح زرتشتی، ہندو اور دوسری سب قومیں کہتیں اسلام بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے نہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں اور اس طرح خدا تعالے کو خوش کرتے ہیں۔ غرض ساری دنیا متحدہ طور پر مسلمانوں کے مقابلہ میں آجاتی اور کہتی مسلمانوں میں روزے کیوں نہیں۔ پس فرمایا اے مسلمانو! ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں لعلکم تتقون تاکہ تم دشمن کے اعتراضات سے بچ جاؤ۔ اگر اسلام میں روزہ نہ ہوتا یا تم روزے نہ رکھتے تو غیر مذاہب والے تم پر جائز طور پر اعتراض کرتے اور تم ان کی نگاہوں میں حقیر ہو جاتے۔ لعلکم تتقون میں

دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے

کہ اس ذریعہ سے خدا تعالے روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے کیونکہ اتقاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا۔ وقایہ بنانا۔ نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالے کو اپنی ڈھال بنا لو اور ہر شر اور ضعف سے محفوظ رہو۔ ضعف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان کو کوئی شر پہنچ جائے اور دوسرے یہ کہ کوئی نیکی اس کے ہاتھ سے جاتی رہے۔ جیسے کسی کو کوئی مار بیٹھے تو یہ بھی ایک شر ہے۔ اور یہ بھی شر ہے کہ کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہو جائیں۔ حالانکہ اگر کسی کے والدین ناراض ہو کر اس کے گھر سے نکل جائیں تو بظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا بلکہ ان کے کھانے کا خرچ بھی بچ سکتا ہے۔ لیکن

ماں باپ کی رضامندی

ایک خیر اور برکت ہے۔ اور جب وہ ناراض ہو جائیں تو انسان اس خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ اتقاء ان دونوں باتوں پر دلالت کرتا ہے۔ اور متقی وہ ہے جسے ہر قسم کی خیر مل جائے اور وہ ہر قسم کی ذلت اور شر سے محفوظ رہے۔

اس سے آگے پھر شر کا دروازہ بھی ہر کام کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اس کا شر سے محفوظ رہنا یہی ہے کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے اور وہ بحفاظت منزلِ مقصود پر پہنچ جائے۔ اسی طرح روزے کے سلسلہ میں بھی ایسے ہی خیر و شر مراد ہو سکتے ہیں جن کا روزے سے تعلق ہو۔

روزہ ایک دینی مسئلہ ہے

یا بلحاظ صحت انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لعلکم تتقون کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکات تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔

آجکل کی

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے

کہ بڑھاپا اور ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دنیا سے اُٹھ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔

مَیں نے خود دیکھا ہے

کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دوران رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ فائدہ تو صحتِ جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالے ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالے نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور اُن کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ پس روزے خدا تعالے کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور

روزے رکھنے والا

خدا تعالے کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دُکھوں اور شروروں سے محفوظ رکھتا ہے پھر روزوں کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ (الف) جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالے کے لئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالے اسکے گناہوں کی سزا سے بچا لیتا ہے (ب) جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے اور ان کا ہلاکت سے بچنا خود اسے بھی ہلاکت سے بچا لیتا ہے کیونکہ بعض افرادِ قوم کے بچنے سے آخر ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت

یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گُر ہے

کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اُسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں اُنہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کا حق انہی کو ہے جن کو وہ چیزیں دی گئی ہیں۔ دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے روپیہ ہمارا ہے، کھانے پینے کی چیزیں ہماری ہیں مگر حکم یہ ہے کہ دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچاؤ اور کھلاؤ۔ کیونکہ اس سے

دُنیا کے تمدن کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفوس کرتی ہے

فضائلِ رمضان، احادیث نبویؐ کی روشنی میں

(مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

رمضان المبارک اسلام میں ایک نہایت بابرکت مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں انوارِ سماویہ اور برکات روحانیہ کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس ماہ روزے رکھنے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ رمضان المبارک کی عظیم الشان برکات حاصل کر سکیں اور اس طرح ایک عظیم روحانی انقلاب اپنے اندر پیدا کریں۔ یہی وہ مقدس ایام ہیں جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا نزول ہوا۔ اور بنی نوع انسان کو ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سرچشمہ علوم عطا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ
فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ
وَالْفُرْقَانِ ۔ (البقرہ ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت کا موجب ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن کریم میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔

رَمَضَان رَمَض سے نکلا ہے جس کے معنے عربی زبان میں زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو یا بخاری کی۔ پس رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے ایام ہوں چونکہ روزہ کے سبب سے روحانی اور جسمانی حرارتوں کا اختلاط ہوتا ہے اس لئے بھی اس ماہ کو رمضان کہا گیا ہے

احادیث نبویہ کی روشنی میں فضائلِ رمضان

احادیث نبویہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس مقدس مہینہ کی بہت بڑی فضیلت ہے اور اس میں خاص روحانی برکات کا نزول ہوتا ہے اور قلب مومن انوار الٰہیہ کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ مومنوں میں باہمی محبت و اخوت اور دوسرے کی تکلیف کا احساس پیدا ہوتا ہے اور ہر لمحہ ذکر الٰہی اور پر امن زندگی جنت کا سا سماں پیدا کر دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل احادیث سے رمضان المبارک کی برکات ظاہر و عیاں ہیں۔

(۱)

عن ابی ھریرۃ رضی
اللہ عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا جاء
رمضان فتحت
ابواب الجنۃ وغلّقت
ابواب النار وصفّدت
الشیاطین"

(صحیح مسلم کتاب الصیام)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ جب مومن صدق دل سے رمضان المبارک کی عبادات، ذکر الٰہی اور صدقات میں ہمہ تن مصروف ہو جاتا ہے اور اپنے اندر ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس روحانی تپش سے اپنے تئیں گرما لیتا ہے اسے غیر معمولی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ وہ صدقہ و خیرات اور ایثار و قربانی اور ہمدردی و شفقت سے اخلاق فاضلہ اپناتا ہے تو ایسے حالات میں جنت اس کے قریب ہو جاتی ہے اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جہنم کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ نیکیوں کی تحریک سے بدیوں پر فنا آتی ہے اور شیطانی تحریکات کالعدم ہو جاتی ہیں۔

(۲)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال
من صام رمضان ایمانًا
وّاحتسابًا غفر له

ما تقدّم من ذنبہٖ

(صحیح بخاری کتاب الصیام)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان المبارک کے روزے ایمان کی حالت میں اور خدا تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھتے ہوئے رکھتا ہے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص دکھاوے کے طور پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتے ہوئے اور اس کے فضلوں اور مغفرت پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہوئے روزے رکھتا ہے اور اس کا مقصد صرف یہی ہوتا ہے کہ خدائے رحمان کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو اور اس کے ساتھ محبت پیدا ہو تو اس حالت میں رمضان المبارک کے روزے خدا تعالیٰ کی رحمت کو کھینچنے والے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ ایسا انسان بن جاتا ہے گویا ایک معصوم نومولود

(۳)

عن ابن شھاب اخبرنی
سعید بن المسیّب انہ
سمع ابا ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم
یقول قال اللہ عزّ وجلّ
کلّ عمل ابن آدم
لہ الا الصیام ھو لی
وانا اجزی بہ۔
فو الّذی نفس محمّدٍ
بیدہٖ لخلوف فم
الصائم اطیب
عند اللہ من ریح
المسک"

(صحیح مسلم باب فضل الصیام)

ترجمہ: حضرت ابن شہابؓ فرماتے ہیں کہ مجھے سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ خدائے عزّ وجلّ نے فرمایا ہر ایک عمل بنی آدم کے لئے ہے سوائے روزہ کے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دیتا ہوں (حضور فرماتے ہیں) پس قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے مونہہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی بُو سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے

یہ حدیث قدسی ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ بنی آدم کے دوسرے اعمال کے متعلق تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ دکھاوے کے لئے کر رہا ہے اور یہ گمان روزہ کی نسبت دوسری تمام نیکیوں میں اغلب ہے مگر روزہ کی حالت میں کوئی روزہ دار بجز اپنی ظاہری حالت سے اپنے روزہ کی نمائش نہیں کر سکتا۔ چونکہ اس کا یہ عمل خالص خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت ہی مرغوب و محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا بدلہ اس قدر عظیم الشان ہے کہ اس کا علم میں ہی رکھتا ہوں بلکہ انا اجزی بہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی جزا کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ بنی آدم کے اعمال کی جزا دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے مگر روزہ کی جزا کے بارے میں فرماتا ہے کہ چونکہ میرا بندہ خاص میرے لئے روزے رکھتا ہے (اور وہ اکل و شرب اور دیگر جائز ضروریات سے اپنے نفس کو روکتا ہے اور اس میں ریا کاری کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا) اس لئے میں اس کا ایک عظیم بدلہ دیتا ہوں۔ مذکورہ بالا حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے مونہہ کی بو جو روزہ کے سبب سے اس کے مونہہ سے آتی ہے کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ اور اچھی ہے۔

(۴)

عن سھل ابن سعدٍ
رضی اللہ تعالےٰ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ
وسلّم انّ
فی الجنّۃ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں، دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز پرانا اڈا چنیوٹ

بابًا یُقالُ لہ الرّیّان
یدخل منہ الصائمون
یوم القیامۃ لا یدخل
معھم احد غیرھم
یقال این الصائمون
فیدخلون منہ فاذا
دخل اٰخرھم اغلق
فلم یدخل منہ احدٌ

(صحیح مسلم باب فضل الصیام)

ترجمہ۔ حضرت سہیل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا ایک خاص دروازہ جسے ریان کا دروازہ (سیرابی کا دروازہ) کہتے ہیں۔ قیامت کے روز اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ اس میں سے کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں پس وہ اس سے داخل ہو جائیں گے۔ پھر جب ہی ان میں سے آخری (روزہ دار) داخل ہوگا۔ تو (دروازہ) بند کر دیا جائے گا۔ اور اس میں سے اور کوئی داخل نہ ہو گا

خدا تعالےٰ کی محبت اور رضا کی خاطر مومن کا جائز چیزوں سے بھی اپنے نفس کو روکے رکھنا خدا تعالےٰ کو بے حد محبوب اور پسند ہے اس لئے اس نے اپنے پیاروں کے داخل جنت ہونے کے لئے بھی راستہ مختص فرمایا ہے۔ یہ دروازہ ان کے اکرام اور محبت کے لئے ہے تا کہ مومن اپنے محبوب کا دیدار جلد پا سکیں اور اس کا قرب و وصال پا کر رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔

(۵)

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ
عنہ قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم
الصّیام جُنّۃٌ

(صحیح مسلم باب فضل الصیام)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے ڈھال ہیں۔

جس طرح ڈھال ظاہری حملوں سے انسان کے جسم کو محفوظ رکھتی ہے اور اسے کوئی گزند نہیں پہنچنے دیتی اسی طرح گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے روزہ باطنی ڈھال ہے

(۶)

عن انس رضی اللّٰہ
عنہ قال قال رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
تسحّروا فان فی السحور
برکۃ

(صحیح مسلم باب فضل السحور)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ رکھنے کے لئے سحری ضرور کھایا کرو۔ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں یہ فضیلت ہے کہ اسلامی روزوں میں سحری کھانا مقرر ہے۔ ان احادیث میں بھی بتا دیا کہ اللہ تعالےٰ نے رمضان المبارک میں اہل اسلام کے لئے ایسی عبادت مقرر فرمائی ہے جو تکلیف مالا یطاق نہیں ہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالےٰ نے روحانی اقدار کی بہبودی کا خیال رکھا تو دوسری طرف جسمانی قوت و نشاط کو بھی برقرار رکھنے کے لئے سحری کھانے میں ثواب کا مزہ بھی رکھ دیا۔ جبکہ اہل کتاب میں روزہ کے ان اوصاف کا وجود نہیں۔

(۷)

عن ابی ایّوب الانصاری
رضی اللّٰہ عنہ انہ حدثہ
انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم قال من
صام رمضان ثم
اتبعہ ستًّا من شوال
کان کصیام الدھر۔

(صحیح مسلم باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال)

ترجمہ:۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے ساتھ ہی شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔

مومن کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسے اعمال بجالاتا رہے جن سے اس کا خالق حقیقی

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے معاونین خاص تحریک جدید

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے احباب میں سے تاحال تین دوستوں کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے وعدے دفتر تحریک جدید پہنچے تھے

۱۔ مکرم شیخ عبداللطیف صاحب سٹلائٹ ٹاؤن

۲۔ مکرم ایم اے سعید صاحب سٹلائٹ ٹاؤن

۳۔ مکرم ایم اے رشید صاحب

مزید برآں ایک اور وعدہ بقدر ایک ہزار روپیہ مکرم شیخ مظفر عمل کی طرف سے ملا ہے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

عنقریب انشاء اللہ ضلعی معیار پر ایک گوشوارہ شائع کیا جائے گا جس میں معاونین خاص تحریک جدید کی تعداد کا باہمی مقابلہ ظاہر کیا جائے گا۔ ہر ضلع کو کوشش کرنا چاہیئے کہ اس کا شمار صف اول میں ہو سکے۔ فاستبقوا الخیرات۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت انسپکٹران بیت المال

نظارت بیت المال کو دو انسپکٹروں کی ضرورت ہے جن کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلقہ دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے

امیدواران کے لئے حساب و کتاب میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ تعلیمی معیار کم سے کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس اگر اس کے علاوہ بھی کوئی اور تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی عمر بیس سے تیس سال تک۔

ابتدائی تنخواہ -/۹۰ روپے ماہوار ہو گی۔ ایک سال کا عرصہ کارکردگی امتحانی ہوگا۔ اطمینان بخش کام کی صورت میں ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰-۶-۲۲۰ کے گریڈ میں استقلال ہو سکے گا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ دس دسمبر ۱۹۶۶ء تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۶ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر بیت المال میں حاضر ہو جائیں آمد و رفت کا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضرورتمند احباب متوجہ ہوں

لاہور میں ایک فرم کو اپنے کام کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل آدمیوں کی ضرورت ہے:۔

۱۔ سٹینوگرافر : ۱ تنخواہ -/۲۰۰ روپیہ

۲۔ کارپنٹر : ۱ تنخواہ -/۱۸۰ روپے

ضرورتمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحب جماعت اور قائد صاحب مجلس کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں:۔

منور احمد جاوید مکان نمبر ۱۰ گلی ۱۲ گنج مغل پورہ لاہور ۱۳

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اٹھرا حب رجسٹرڈ مکمل کورس پونے چودہ روپے
نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس ۲۰ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
مقامی دوست گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں

ہمدردِ نسواں (اٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۲۰ بیس روپے

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب جماعت حضورؓ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں۔ (منیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل۔ پڑتل۔ چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دیکر مشکور فرمائیں،

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افزائشِ حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں،

لاہور (تاریخ احمدیت)

محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ حال لاہور کی تازہ تصنیف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لاہور کے سفروں کا ذکر اور ۱۶۵ صحابہ کرام کے حالات اور تاریخ جماعت احمدیہ لاہور لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تحریکات پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے ۸۳ صفحات پر مشتمل صحابہ کرام کے اور تاریخی فوٹو بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں ساڑھے چھ صد صفحات کی ضخیم اور قیمتی کتاب کی قیمت صرف ۱۲ روپے ربوہ کے ہر تاجر کتب اور مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

المشتہر:

شیخ عبدالشکور

مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور۔

ثمر دل (جادو اثر دوائی)

معدہ کی بیماری سارا کارخانہ بدن نکما کر دیتی ہے،

معدہ کی بیماریوں کی شافی دوا ہے اور اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ ہے سخت سے سخت چیز بھی ہضم ہو جاتی ہے جسم اچست اور ذہن روشن ہو جاتا ہے۔ قیمت ہفتہ کی خوراک ۲/-

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

ایک خط لکھ کر

فہرست کتب سلسلہ اردو اور انگریزی کی طلب فرمائیں

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

حیوانات کی دوائیں!

اکسیر چارہ، اکسیر موتہ کھر ۵۰ پیسے فی پیکٹ اکسیر گنار ۵۰/ ۱ فی پیکٹ، اکسیر گل گھوٹو ۵۰/ ۱ فی کورس ملکی۔ گائے بھینس کا دودھ پورا واپس لا دیتے ہے۔ ۳/- فی کورس۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی شعبہ حیوانات ربوہ

ضروری اعلان

نومبر ۶۶ء کے بل

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر ۱۹۶۶ء تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر مذا مجبوراً نمبر لوں کی ترسیل روک دے گا۔

(منیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں (منیجر)

قابلِ اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

وزیرآباد کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ مکرم عنایت اللہ صاحب جنرل مرچنٹ وزیرآباد سے طلب کریں،

ترسیلِ زر

اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں،

مرضِ اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا حب مفید اٹھرا مکمل کورس ۱۵/- اولاد نرینہ کیلئے مجرب دوا اکسیر اولاد نرینہ مکمل کورس ۱۵/- ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے انہیں رمضان میں ضرور روزے رکھنے چاہئیں!

خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے فوائد اور اس کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر رمضان کے اندر یہ فائدہ بھی رکھا ہے کہ انسان معلوم کر سکے کہ اس کے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی حالت کیا ہے اور فاقہ میں انسان پر کیا گزرتی ہے اس سے وہ غرباء کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہے اور یہ بات اسلام کی سب عبادتوں میں ہے کہ دوسروں کی حالت کا پتہ لگتا رہے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے یہ ایک غلامی کی حالت ہے جس سے انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ غلاموں کی حالت کیا ہوگی۔ میں حیران ہوتا ہوں جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں توجہ قائم نہیں رہ سکتی۔ حالانکہ نماز دس پندرہ منٹ کا کام ہوتا ہے ایسے لوگ غور کریں۔ وہ لوگ جن کو ہوش ہی گھٹنے ہی غلامی میں گزارنے پڑتے ہیں اور گھنٹوں گھٹنے ٹیک کر مؤدب ایک ہی پوزیشن میں بیٹھنا پڑتا ہے ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ تو نماز انسان کو غلاموں کی حالت سے آگاہ کر دیتی ہے۔ حج میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے جس سے ان لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے جو جلا وطن کر دیئے جاتے ہیں۔ صدقہ و خیرات غرباء کی حالت کا اندازہ کراتی ہے روزہ فاقہ زدہ بھائیوں کا پتہ دیتا ہے اسی طرح جب انسان حج کے لئے جاتا ہے تو اسے ان لوگوں کی حالت کا بھی علم ہوتا ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے۔ انسان کئی کپڑوں کا عادی ہوتا ہے لیکن وہاں صرف ایک ہی چادر باندھنی پڑتی ہے جس میں ادھر ادھر سے ٹھنڈی ہوا گزر کر ان لوگوں کی حالت بتاتی ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے یا کم ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کے متعلق کہ میرا ان سے تعارف اس طرح ہوا کہ میں نے حج کے موقعہ پر انہیں دیکھا ہوا کی وجہ سے باقی لوگوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے لیکن انہوں نے ادھر ادھر مختلف چیزیں رکھ لیں۔ جس سے میں نے سمجھا کہ ان میں زیادہ احساس ہے اور جس وقت جہاز میں سرد ہوا چلتی ہے تو جسم پر ایک ہی کپڑا ہمیشہ ننگے رہنے والوں کی طرف بخوبی متوجہ کر دیتا ہے اسی وجہ سے حج امراء کے لئے رکھا گیا ہے تا وہ غرباء کی حالت سے آگاہ رہ سکیں۔ تو اسلام کی تمام عبادتوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہی ہوتی رہے کیونکہ اس علم سے واسطہ اور رابطہ بڑھتا ہے جس سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ پھر رمضان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جن کو راتوں کو جاگنا پڑتا ہے ان کی حالت کا علم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی مشق ہوتی ہے کہ حلال چیزوں کو خدا کی خاطر ترک کر دیا جائے۔ اور جب حلال چھوڑ سکتا ہے تو پھر حرام کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے غرضیکہ اس سے کئی قسم کے سبق حاصل ہوتے ہیں لیکن فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے جو استعمال کرے۔ جو استعمال نہ کرے اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے جس طرح کونین کے استعمال کرنے سے ہی بخار کو آرام آ سکتا ہے جو اسے استعمال نہیں کرتا اس کے اردگرد کے گھڑوں میں خواہ کتنی استعمال ہوتی ہو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے انہیں رمضان میں ضرور روزے رکھنے چاہئیں۔ ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیئے کہ تعلیم یافتوں کے لئے نمونہ بنیں اور عوام کو عوام کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ پھر عورتیں روزہ کے معاملہ میں بلا وجہ تنگی کرتی ہیں اس لئے انہیں یہ نمونہ دکھانا چاہیئے کہ جہاں روزہ جائز نہیں وہاں اعتراض کے ڈر سے یا رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں۔ غرضیکہ جو کمی کرنے والے ہیں ان کے لئے روزہ رکھ کر اور جو سختی کرنے والے ہیں ان کے لئے اس حالت میں جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہے روزہ چھوڑ کر نمونہ بننا چاہیئے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

(الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۴۵ء)

❊

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

بقیہ صفحہ اوّل

بہن بھائی میرا دلی شکریہ قبول فرمائیں۔ اور دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اور اب ایک خاص دعا کے لئے بہت تاکید سے التجا ہے کہ میرے بھتیجے میرے چھوٹے بھائی صاحب (حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے منجھلے لڑکے مرزا ظفر احمد کی بیگم عزیزہ نصیرہ بیگم جو میرے بھتیجے عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب کی لڑکی ہیں ڈھاکہ میں علیل ہیں ان کا ایک نازک اپریشن ۸ر دسمبر کو ہونے والا ہے ان کی طرف سے اب بہت فکر ہے آپ سب دردِ دل سے دعائیں فرما کر ممنون فرمائیں کہ آپریشن بھی کامیاب ہو اور بعد میں بھی خیریت رہے اور ان کو پوری صحت ہو۔ کوئی خرابی نہ رہ جائے۔ سب عزیزوں سے دور ظفر احمد بہت پریشان ہے۔ ظفر مجھے یوں بھی عزیز ہے کہ دوہرا تہرا رشتہ ہے۔ میرا بھتیجا میرے میاں مرحوم کا نواسہ ہے میرا بھی نواسہ ہی ہوا اور میرا بیٹا کیونکہ اس نے میرا دودھ پیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صدمہ سے بچائے اور اس کا گھر آباد رہے۔ آمین۔

والسلام مبارکہ

درخواستِ دعا

۱۔ عزیز لطف المنان خلف حضرت مولانا رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کو ۲ر۱۲ کو دل کا شدید دورہ پڑا اور بے ہوشی طاری ہو گئی۔ گنگا رام ہسپتال لاہور میں علاج جاری ہے تین چار گھنٹے کے بعد ہوش آیا اور طبیعت سنبھل گئی۔ بلڈ پریشر بھی ۲۰۰ تک پہنچ گیا تھا مورخہ ۴ر دسمبر کو پھر کچھ تکلیف ہو گئی احباب سے خاص طور پر دعائے صحت کاملہ کی درخواست ہے۔ (قمر الدین محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میرے بڑے ماموں مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب (دالٹن) لاہور میں کمر پر پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں اور شدید تکلیف میں ہیں دوست ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبارک احمد طاہر ربوہ)

فضائلِ رمضان

بقیہ صفحہ ۶

راضی ہو۔ پھر اس پر مومن کے دل میں دوام کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کے نوازہ کا بھی خیال کرتے ہوئے رمضان کے آخر میں ایسے روزے رکھ دیئے ہیں۔ جو رمضان المبارک سے مل کر سارے سال کے روزے کے برابر ثواب اور اجر کا باعث بنتے ہیں۔ اس حدیث سے ماہ رمضان اور اس کے بعد نفلی روزوں کے متعلق پتہ چلتا ہے کہ وہ کیا عظیم الشان اجر رکھتے ہیں رمضان المبارک کی عظمت اور روحانی اثرات کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

اب یہ مبارک دن قریب ہیں اور ہر مومن محبت الٰہی کے حصول کے لئے کمر بستہ ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ان مقدس ایام میں انوار الٰہیہ سے اپنے دلوں کو منور کرتے ہیں۔

❊

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴